حضار وہی، لمس وہی، شاعر مختلف؛ ہفت روزہ مشاعرے میں نئی آوازوں کا خیرمقدم

ہفت روزہ مشاعرے میں نئی اور پرانی آوازوں کا سنگم

سہ پہر کے ساڑھے چار بجے جب ریحانہ قمر اسٹیج پر آئیں تو ہال میں بیٹھے ہوئے ۱۱۰ سامعین کی گفتگو رک گئی۔ یہ ہفت روزہ مشاعرہ کا تیسرا ہفتہ تھا اور پچھلے دو ہفتوں میں یہ پہلی بار تھا کہ کسی نئی آواز کو اتنی خاموشی ملی۔ ریحانہ قمر نے اپنی نظم پڑھی تو ہال میں بیٹھے ہوئے کئی لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ خاموشی داد کی خاموشی تھی، اور یہ اس شام کا سب سے بڑا لمحہ تھا۔

مشاعرہ ہر ہفتے ایک ہی ہال میں ہوتا ہے، کرسیاں وہی ہیں، روشنی وہی ہے، لیکن ہر ہفتے سامعین کا مزاج بدل جاتا ہے۔ پہلے ہفتے میں غزل کا ماحول غالب تھا، دوسرے ہفتے میں نظم نے جگہ بنائی، اور تیسرے ہفتے میں نئی آوازوں نے پرانی آوازوں کے ساتھ بیٹھ کر اپنی جگہ بنا لی۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ٹکٹ کی قیمت 150 روپے رکھی گئی تاکہ نوجوان شاعر بھی آ سکیں، اور پچھلے ہفتے 38 نوجوان شاعر پہلی بار اس اسٹیج پر آئے۔

(مقررہ آواز کو اہمیت)

ریحانہ قمر کی نظم میں روزمرہ کے الفاظ استعمال ہوئے، کوئی بھاری بھرکم ترکیب نہیں، کوئی مشکل استعارہ نہیں۔ سامعین نے بعد میں کہا کہ انہیں لگا جیسے کسی نے ان کی بات لکھ دی ہو۔ یہ وہی چیز ہے جو اس ہفتے کے مشاعرے کو باقی ہفتوں سے الگ کرتی ہے۔ مشاعرہ کوئی مقابلہ نہیں، لیکن سامعین کا ردعمل بتاتا ہے کہ کون سی آواز دیر تک یاد رہے گی۔

منتظمین نے اس ہفتے کے مشاعرے کو تین حصوں میں تقسیم کیا: ابتدا میں 45 منٹ نئے شاعروں کے لیے، درمیان میں 60 منٹ مقررہ شاعروں کے لیے، اور آخر میں کھلا مشاعرہ۔ ریحانہ قمر کو مقررہ حصے میں بلایا گیا تھا، اور یہ فیصلہ بعد میں درست ثابت ہوا۔ اگر انہیں کھلے حصے میں بلایا جاتا تو شاید اتنی توجہ نہ ملتی۔ ترتیب کا فیصلہ اس ہفتے کی سب سے اچھی منصوبہ بندی تھی۔

نظامت کے فرائض اس ہفتے ڈاکٹر نسرین اختر نے ادا کیے، جو پچھلے ہفتے بھی موجود تھیں اور اس بار انہوں نے سامعین کو یاد دلایا کہ داد کا وقت کب ہے اور کب نہیں۔ یہ چھوٹی سی بات بھی بہت اہم ہے، کیونکہ اگر ہر شعر پر تالی بجے تو مشاعرہ تھک جاتا ہے۔ نسرین اختر نے ہر شاعر کے بعد ایک جملہ کہا جو ہال میں ہنسی لے آیا، اور وہی جملہ اگلے دن سوشل میڈیا پر بھی شیئر ہوا۔

اگلے ہفتے کا مشاعرہ 18 مئی کو اسی ہال میں ہوگا۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ 12 نئے شاعروں کی درخواست آئی ہے، جن میں سے 7 کو پہلی بار موقع دیا جائے گا۔ ٹکٹ 150 روپے ہی رہیں گے۔ ریحانہ قمر کے مطابق وہ اس ہفتے کچھ نیا لکھ رہی ہیں، اور سامعین کو یہ جاننا اچھا لگے گا کہ ان کی آواز وقت کے ساتھ کیسے بدلتی ہے۔

ریلوے انجن کا معائنہ

ریلوے انجن کا معائنہ کرتے ہوئے انجینئر کا ہاتھ پرزے پر ہے۔